OPEN ACCESS
Journal of Islamic & Religious Studies
ISSN (Online): 2519-7118
ISSN (Print): 2518-5330
www.jirs.uoh.edu.pk/jirs

JIRS, Vol.:4, Issue: 1, Jan-June 2019
DOI: 10.36476/JIRS.4:1.06.2019.07, PP:11-30

کتاب "شرف المصطفیٰ" اور "الشفا" میں رسول اللہ ﷺ کی نبوت کے اعلام ودلائل کا تجزیاتی مطالعہ

An Analytical Study of Evidences and Signs about Prophethood of Muḥammad (P.B.U.H) in Sharaf-al-Muṣṭafa and Al-Shifā

Muhammad Rafiq
Lecturer, Department of Ḥadīth & Its Sciences,
Allama Iqbal Open University, Islamabad, Pakistan
Dr. Hafiz Muhammad Sajjad
Chairman, Department of Inter-Faith Studies,
Allama Iqbal Open University, Islamabad, Pakistan

Version of Record Online/Print: 27-Jun-19
Accepted: 27-May-19
Received: 31-Jan-19

Abstract

In the status and degrees of spirituality, the highest ranking position is prophecy and apostleship in which a person gets free feeds and knowledge from the creator of the universe and then with this light and illumination brightens the hearts of other mankind. Indeed, it is an unusual claim that a prophet or a messenger does and in fact it requires strong evidences to prove. That's why all prophets are awarded some qualities, discriminations, signs and evidences from Allah Almighty through which people clearly get awareness and acknowledgement. Such things are "Signs and Evidences of Prophecy" in which the greatest sign is "miracle". The basic question of this article is that what are signs, evidences and arguments of prophecy in Sharaf-ul-Muṣṭafa and Al-Shifā? And what are their present implementation and importance? These books are famous for the dignity and rights of Prophet (S.A.W) and researched by scholars as a whole on their writers, contents, and methodology but not yet studied in this perspective. In this article few most important of them are selected and analyzed. Innocence and pure race, miraculous appearance, personality, debonairness, eloquence, stamp of prophet-hood, miracles and being illiterate etc. all are symptoms of prophecy of Muhammad (S.A.W). In contemporary situation the best way to prove truthfulness and greatness of Prophet (S.A.W) is to focus on better scientific, rational, logical and practical aspects of Muhammad's (S.A.W) life and we have to apply it.

Keywords: *prophecy, signs, miracles, arguments, Sharaf-al-Muṣṭafa, al*

kharkūshī, al-Shifā, al-Qāḍī 'iyāḍ

تمہید

روحانیت کے درجات و مراتب میں سب سے افضل ترین مقام و مرتبہ نبوت و رسالت کا ہے جس میں انسان خالق کائنات سے براہِ راست فیض اور علم حاصل کرتا ہے اور پھر اس نور اور روشنی سے دیگر انسانوں کے قلوب کو منور کرتا ہے۔ یقینا یہ ایک غیر معمولی دعویٰ ہے جو نبی اور رسول کرتا ہے اور بدیہی طور پر اس کا متقاضی ہے کہ اس کے لئے مضبوط دلائل پیش کئے جائیں؛ اسی لئے اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف سے تمام انبیاء علیہم السلام کو ایسی خصوصی صفات و امتیازات ،نشانیوں اور دلیلوں سے نوازا جاتا ہے جن سے واضح طور پر عقل سلیم رکھنے والے ان کی نبوت کی معرفت حاصل کر لیتے ہیں یہی "دلائل و اعلام نبوت" ہیں جن میں سے اعلیٰ ترین نشانی کا نام "معجزہ" ہے جو اللہ تبارک و تعالیٰ تمام انبیاء علیہم السلام کو ضرور عطافرماتے ہیں۔

سیرت طیبہ کے مصادر کی ایک قسم "کتب دلائل اور اعلام نبوت" کہلاتی ہے جن میں محمد ﷺ کی نبوت کی نشانیاں تحریر کی جاتی ہیں اور مختلف دلیلوں سے نبوت ورسالت کو ثابت کیا جاتا ہے۔ امام ابو سعد الخرکوشیؒ [1] اور قاضی عیاض [2] کی کتابیں رسول اللہ ﷺ کے شرف ،عظمت اور حقوق کے حوالے سے تو مشہور ہیں لیکن ان میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے اعلام اور دلائل کا بھی کافی مواد موجود ہے، یہی اس مقالے کا موضوع ہے۔

مقالہ کا بنیادی سوال

شرف المصطفیٰ اور الشفا میں اللہ کے رسول محمد ﷺ کی نبوت و رسالت کی کیا کیا نشانیاں اور دلائل مذکور ہیں ؟اور عصر حاضر میں ان کی اہمیت وافادیت کیا ہے؟

سابقہ کام کا جائزہ

ان دونوں کتابوں کے منہج اور مؤلفین پر سیرت نگاروں کی حیثیت سے کام ہوا ہے لیکن خاص اس موضوع اور بطور کتب دلائل واعلام ان پر سابقہ کوئی کام نہیں ہے۔

مقالہ کا اسلوب

مقالہ میں بیانیہ اسلوب اختیار کیا گیا ہے اور ضرورت کے مطابق تحقیق، تخریج اور تجزیہ شامل ہے۔ آخر میں نتائج اور سفارشات ذکر کی گئی ہیں۔

اعلام کا مفہوم

ابن منظور تحریر کرتے ہیں:

"والعَلَمُ: شَيْءٌ يُنْصَب فِي الفَلَوات تَهْتَدِي بِهِ الضالَّةُ.... والعَلَمُ: العَلامةُ. وَالْجَمْعُ أَعْلامٌ وعِلامٌ."[3]

"العَلَمُ: وہ چیز جو صحراؤں میں گاڑھی جاتی ہے جس سے راستہ بھٹکنے والے راہنمائی حاصل کرتے ہیں۔ نشانی۔ اس کی جمع "اَعلامٌ اور عِلامٌ." ہے۔"

دلائل کا مفہوم

محمد بن ابی بکر الرازیؒ تحریر کرتے ہیں:

"و(الدَّلِيلُ):مَا يُسْتَدَلُّ بِهِ.وَقَدْ (دَلَّهُ) عَلَى الطَّرِيقِ يَدُلُّهُ بِالضَّمِّ (دَلَالَةً) بِفَتْحِ الدَّالِ وَكَسْرِهَا وَ(دُلُولَةً) بِالضَّمِّ، وَالْفَتْحُ أَعْلَى."[4]

"دَلِیل: ہر وہ چیز جس سے استدلال کیا جائے اور اسے دلیل بنایا جائے۔(دَلَّ ، یَدُلُّ) باب نصر سے اس کا معنی ہے: راستہ بتانا اور راہنمائی کرنا۔ اس کا مصدر (دَلَالَةً) فتحہ و کسرہ دونوں کے ساتھ منقول ہے لیکن فتحہ اولیٰ ہے اور ضمہ کے ساتھ (دُلُولَةً) بھی مستعمل ہے۔"

لسان العرب اور معجم المعانی الجامع میں تحریر ہے:

"والدَّلِيل:اسم وَالْجَمْعُ أدِلَّة وأدِلَّاء ودلائلُ. وَالمرشد. والجمع: أدِلَّة، وأدِلاَّء، برهانٌ، بيّنة، حجّة، شاهد، علامة ."[5]

"دَلِیل اسم ہے اور اس کی جمع "اِدِلَّۃ، اِدِلَّاء اور دلائل" آتی ہے۔ مرشد اور رہبر کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے۔ جمع "اِدِلَّۃ و اِدِلَّاء" ہے۔ حجت، گواہ اور نشانی کو بھی دلیل کہا جاتا ہے۔"

علامہ جرجانی ؒ اصطلاحی تعریف کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"الدَّلِيلُ هو الذي يلزم من العلم به العلم بشيء آخر"[6]

"جس کے جاننے سے دوسری چیز کا جاننا لازم آتا ہو"

المعجم الوسیط میں ہے:

"(الدَّلالة) الإرشاد وما يقتضيه اللفظ عند إطلاقه، [ج] دَلائل ودلالات"[7]

"دَلَالَة: راہنمائی کرنا، عند الاطلاق لفظ کی مراد، اس کی جمع "دلائل اور دلالات" ہے۔"

جبکہ علامہ جرجانی تحریر کرتے ہیں:

"الدلالة: هي كون الشيء بحالة يلزم ... والشيء الأول هو الدال، والثاني هو المدلول."[8]

"دلالت کہتے ہیں کسی چیز کا ایسے طریقے پر ہونا کہ اس کے جاننے سے دوسری چیز کا علم حاصل ہو جائے۔ پہلی چیز کو "الدال" اور دوسری کو "المدلول" کہتے ہیں۔"

دلائل النبوۃ کا مفہوم

شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ "آیات الانبیاء" (دلائل النبوۃ) کی وضاحت کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:

"وهي الأدلة والعلامات المستلزمة لصدقهم، والدليل لا يكون إلاَّ مستلزما للمدلول عليه مختصاً به، لا يكون مشتركاً بينه وبين غيره؛ فإنّه يلزم من تحقّقه تحقّق المدلول وإذا انتفى المدلول انتفى هو.... فما وُجد مع النبوّة تارةً، ومع عدم النبوّة تارةً، لم يكن دليلاً على النبوّة،..."[9]

"اس سے مراد وہ نشانیاں اور دلیلیں ہیں جن سے انبیاء کرام علیہم السلام کا سچا ہونا لازم آتا ہے اور یہ اسی وقت ہوگا جب دلیل اپنے مدلول علیہ کے ساتھ مختص ہو کسی دوسرے کے ساتھ مشترک نہ ہو کہ جب بھی دلیل پائی جائے تو مدلول بھی پایا جائے اور مدلول نہ ہو تو دلیل بھی باقی نہ رہے۔ پس جو مدلول کی غیر موجودگی میں بھی پائی جائے وہ دلیل نہ ہوگی، اس لئے جو دلیل کبھی

نبوت کے ساتھ پائی جائے اور کبھی نہ پائی جائے تو وہ نبوت پر دلیل نہ ہوگی۔"

شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ دوسری جگہ اپنی رائے کا اظہار کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:

"وَالْآيَاتُ وَالْبَرَاهِينُ الدَّالَّةُ عَلَى نُبُوَّةِ مُحَمَّدٍ ﷺ كَثِيرَةٌ مُتَنَوِّعَةٌ ... وَيُسَمِّيهَا مَنْ يُسَمِّيهَا مِنَ النُّظَّارِ (مُعْجِزَاتٍ) ... وَهَذِهِ الْأَلْفَاظُ إِذَا سُمِّيَتْ بِهَا آيَاتُ الْأَنْبِيَاءِ، كَانَتْ أَدَلَّ عَلَى الْمَقْصُودِ مِنْ لَفْظِ الْمُعْجِزَاتِ ... "[10]

"محمد ﷺ کی نبوت پر دلالت کرنے والی نشانیاں اور دلائل بہت زیادہ اور متنوع ہیں، متکلمین انہیں معجزات کا نام دیتے ہیں لیکن مقصود پر زیادہ صحیح دلالت کرنے والا نام "آيَاتُ الْأَنْبِيَاء" ہے کیونکہ قرآن و سنت میں اس کے لئے "الْآيَةِ، الْبَيِّنَةِ" اور "الْبُرْهَانِ" کے کلمات وارد ہوئے ہیں۔"

اس اقتباس سے معلوم ہوا کہ شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ کے نزدیک "دلائل النبوّۃ، اعلام النبوّۃ اور المعجزات" ان سب سے بہتر وہ نام ہیں جو خود صاحب شریعت نے استعمال کئے ہیں، لیکن متکلمین کے نزدیک معجزہ کی اصطلاح سے مراد ایک خاص قسم کی نشانی ہے جبکہ دلائل و اعلام سے ان کی مراد وہ تمام اعزازات، براہین، اخبار اور واقعات ہیں جو محمد ﷺ کی نبوت کی صحت اور صداقت پر دلالت کرتے ہیں اگرچہ وہ معجزہ اور خارق عادت نہ ہوں۔

دلائل النبوۃ اور معجزات میں فرق

ابن حجرؒ تحریر کرتے ہیں:

"الْعَلَامَاتُ جَمْعُ عَلَامَةٍ وَعَبَّرَ بِهَا الْمُصَنِّفُ لِكَوْنِ مَا يُورِدُهُ مِنْ ذَلِكَ أَعَمَّ مِنَ الْمُعْجِزَةِ وَالْكَرَامَةِ وَالْفَرْقُ بَيْنَهُمَا أَنَّ الْمُعْجِزَةَ أَخَصُّ لِأَنَّهُ يُشْتَرَطُ فِيهَا أَن يتحدى النَّبِي مَنْ يُكَذِّبُهُ ... وَيُشْتَرَطُ أَنْ يَكُونَ الْمُتَحَدَّى بِهِ مِمَّا يَعْجَزُ عَنْهُ الْبَشَرُ فِي الْعَادَةِ الْمُسْتَمِرَّةِ ...وسميت المعجزة لِعَجْزِ مَنْ يَقَعُ عِنْدَهُمْ ذَلِكَ عَنْ مُعَارَضَتِهَا"[11]

"علامات "علامة" کی جمع ہے اور مصنفؒ نے یہ تعبیر اس لئے اختیار کی ہے کہ یہ معجزہ اور کرامت سے زیادہ عام ہے۔ ان میں فرق یہ ہے کہ معجزہ خاص ہے جس میں اپنے جھٹلانے والے کو چیلنج کرنا، خارق عادت ہونا اور معارضہ کا ناممکن ہونا شرط ہے، اسی لئے اس کا نام معجزہ رکھا گیا۔"

اس اقتباس سے یہ معلوم ہوا کہ معجزہ کے لئے کم از کم تین شرائط ضروری ہیں:

1. وہ امر خارق عادت اور سنن کونیہ و طبیعیہ کے خلاف ہو۔
2. اس امر کے ساتھ مخاطب کو چیلنج کیا گیا ہو۔
3. اس امر کا معارضہ اور مقابلہ کرنا ناممکن ہو۔

ان تینوں میں سے کوئی ایک شرط بھی مفقود ہوئی تو وہ معجزہ ہرگز نہیں کہلا سکتا لیکن دلیل اور نشانی بن سکتا ہے کیونکہ دلیلِ نبوت عام ہے اور صرف معجزات میں محصور نہیں، یہی بات ابن ابی العز حنفیؒ نے بھی کہی ہے۔[12]

محمد ﷺ کی نبوت کے اعلام و دلائل

تمام انبیاء و رسل میں اعلیٰ، افضل اور اکمل مقام سرور کونین ﷺ کو حاصل ہے جن کی نبوت کی صداقت اور افضلیت

کے دلائل واعلام بے شمار ہیں جو محدثین، مؤرخین اور علماء سیر نے بیان کئے ہیں اور اسی نام سے مستقل کتابیں تحریر فرمائی ہیں۔ امام ابو سعد الخرکوشیؒ اور قاضی عیاضؒ نے اسی اہمیت کی خاطر اپنی کتابوں میں خصوصیت کے ساتھ ان کو ذکر فرمایا ہے، جن میں سے چند نمایاں ترین درج ذیل ہیں:

1. حسن وجمال نبوی ﷺ

قاضی عیاضؒ فرماتے ہیں آپ ﷺ کے حسن وجمال کا تذکرہ بے شمار احادیث میں ہے جن کی صحت میں کلام نہیں بلکہ بعض اخبار تو صحت سے قطعیت بلکہ حق الیقین کا درجہ حاصل کر چکے ہیں۔ سرور عالم ﷺ کے حسن وجمال اور تناسبِ اعضاء کے بیان میں آثارِ صحیحہ کثیرہ مشہورہ وارد ہیں۔ ایسی احادیث حضرت علی کرم اللہ وجہہ، ام معبد الخزاعیہؓ، ابن ابی ہالہؓ، انس بن مالکؓ، البراء بن عازبؓ اور دیگر کئی صحابہ کرامؓ سے مروی ہیں جن کا ماحصل پیش ہے:

آقائے دوعالم ﷺ کا رنگ اجلا تھا۔ آنکھیں سیاہ، گہری اور قدرے سرخی مائل تھیں۔ رنگ ایسا سفید تھا جو سرخی کی جانب مائل ہو۔ پلکیں لمبی تھیں۔ دونوں حاجب (بھنویں) جدا اور لمبائی میں ان پر باریک بال تھے، ناک مبارک لمبی اور منور تھی، سامنے والے دانت ایک دوسرے سے جدا تھے۔ چہرہ مبارک کسی قدر گول، پیشانی کشادہ، ریش مبارک بھاری جو سینہ اقدس کو ڈھانپ لیتی تھی۔ سینہ بے کینہ اور شکم مبارک برابر رہتے تھے۔ صدر انور کشادہ اور بڑے جوڑ موٹے تھے۔ بازو، کلائیاں اور پنڈلیاں بھاری، ہاتھ پیروں کی انگلیاں موٹی اور لمبی تھیں۔ جسم پر بال بہت کم تھے، سینہ مبارک سے ناف مبارک تک بالوں کی ہلکی سی دھاری تھی۔[13]

فخر کون ومکان کا ہنسنا تبسم فرمانا تھا، جب کسی کی طرف توجہ فرماتے تو پورے بدن مبارک کے ساتھ متوجہ ہوتے۔ کملی والے کی زلفیں شکن دار تھیں۔ جب تبسم فرماتے تو بجلی کی روشنی یا بادلوں کی چمک کی مانند دہن مبارک کھلتا۔ جب کلام فرماتے تو سامنے والے اوپر اور نیچے کے دندان مبارک سے نور کی شعاؤں کے چشمے پھوٹ نکلتے تھے۔ گردن حسین ترین تھی جو زیادہ لمبی اور نہ بہت چھوٹی تھی، چہرہ انور بالکل گول نہ تھا اور نہ ہی جسم اطہر زیادہ فربہ بلکہ پھرتیلا اور کم گوشت والا تھا۔[14]

حضرت علی آپؐ کا یوں تذکرہ کرتے ہیں:

"... يَقُول نَاعِتُهُ: لَمْ أَرَ قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ مِثْلَهُ"[15]

"... حضورؐ کی صفت بیان کرنے والا صرف یہی کہہ سکتا ہے: میری (آنکھوں) نے ایسا باجمال وباکمال نہ ان سے پہلے دیکھا اور نہ ان کے بعد۔"

جسمانی محاسن، کمالات وامتیازات

۱۔سامنے اور پیچھے سے دیکھنا

قاضی عیاضؒ نے حضرت مجاہد تابعیؒ کی یہ مرسل خبر ذکر کی ہے کہ جب رسول خدا نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو جس طرح آگے کی چیزوں کو دیکھتے تھے پیچھے کی چیزیں بھی اسی طرح آپ کو نظر آتی تھیں اور ارشاد باری تعالیٰ "وَتَقَلُّبَكَ فِي السَّاجِدِينَ"[16] کی تفسیر بھی یہی بیان کی گئی ہے۔[17]

صحیح بخاریؒ میں حضرت انس سے مروی ہے:

"إِنِّي لَأَرَاكُمْ مِنْ وَرَائِي كَمَا أَرَاكُمْ"[18]

"میں تمہیں پیچھے سے بھی ایسے دیکھتا ہوں جیسے آگے سے دیکھتا ہوں۔"

ب - بے پناہ قوت وطاقت

رسول کریم ﷺ کی قوت وطاقت کے حوالہ سے قاضی عیاضؒ فرماتے ہیں :

"وَقَدْ جَاءَتِ الأَخْبَارُ بِأَنَّهُ صَرَعَ رُكَانَةَ أَشَدَّ أَهْلِ وَقْتِهِ" [19]

"یہ بھی احادیث میں آیا ہے کہ آپ ﷺ نے رُکَانَہ کو پچھاڑا، جو اپنے وقت کا زبردست پہلوان تھا۔"

اس روایت سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ محبوب خدا نے کشتی فرمائی اور اپنے طاقتور ترین حریف پر غلبہ حاصل کیا جو ان کی نبوت کی علامت ہے۔

ج- تیز رفتار چال

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں :

"مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَسْرَعَ فِي مِشْيَتِهِ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ كَأَنَّمَا الْأَرْضُ تُطْوَى لَه إِنَّا لَنُجْهِدُ أَنْفُسَنَا وَإِنَّهُ لَغَيْرُ مُكْتَرِثٍ" [20]

"میں نے رسول اکرم ﷺ سے زیادہ تیز چلتے ہوئے کسی کو نہیں دیکھا گویا زمین ان کے واسطے لپٹی جاتی تھی (کہ ابھی چند منٹ ہوئے یہاں تھے اور ابھی وہاں)۔ ہم ساتھ چلتے وقت مشقت اور دشواری سے ان کی رفتار کو پہنچتے جبکہ وہ بے پرواہی سے اپنی عام چال چلتے تھے۔"

د- لمبا اور اونچا نظر آنا

آنحضرت ﷺ کا قد مبارک میانہ تھا یعنی نہ بہت لمبے تھے اور نہ پست قد لیکن لمبے قد والا آدمی بھی اگر آپ کے ساتھ چلتا تو دیکھنے والے کو آپ ہی اونچے محسوس ہوتے تھے۔ ابوہریرہ فرماتے ہیں :

"ما مشي رسول الله صلى الله عليه وسلم مع أحد إلا طاله"[21]

"جو کوئی بھی معیت میں چلتا تو آپ ﷺ اس سے زیادہ طویل نظر آتے تھے۔"

ھ- رعب ودبدبہ

حضرت علی سرور کائنات ﷺ کے رعب و دبدبہ کے متعلق فرماتے ہیں :

" مَنْ رَآهُ بَدِيهَةً هَابَهُ، وَمَنْ خَالَطَهُ مَعْرِفَةً أَحَبَّهُ"[22]

"جو شخص آقا علیہ السلام کو اچانک دیکھتا مرعُوب ہو جاتا تھا (یعنی وقار، رعب اور دبدبہ اتنا زیادہ تھا کہ پہلی نظر میں دیکھنے والا رُعب کی وجہ سے ہیبت میں آجاتا تھا)، اور جس شخص کی شناسائی ہو جاتی اور گھل مل جاتا تھا تو وہ اپنا محبوب بنالیتا تھا"۔

اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے حبیب کو جس ہیبت اور رعب ودبدبے سے نوازا تھا اسی کا اظہار حضرت ابوہریرہ کی اس صحیح حدیث میں بھی ہے:

" فُضِّلْتُ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ بِستٍ: ... وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ"[23]

رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے : "مجھے باقی سب انبیاء پر چھ چیزوں میں برتری وفضیلت سے نوازا گیا ہے... اور میری مدد رعب اور دبدبے سے کی گئی ہے۔"

و۔ جسم اطہر سے خوشبو آنا

قاضی عیاضؒ نے فخرِ کونین کے جسم اطہر کی نظافت اور پاکیزگی اور پسینے کی خوشبو کے حوالے سے بہت سے خصائص ذکر کئے ہیں۔ وہ حضرت انس سے درج ذیل حدیث نقل کرتے ہیں :

"... وَلَا شَمِمْتُ مِسْكَةً وَلَا عَنْبَرَةً أَطْيَبَ مِنْ رَائِحَةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ" [24]

"... اور میں نے اللہ کے پیغمبر کے جسم مطہر کی خوشبو سے زیادہ عمدہ اور بہترین کسی مشک و عنبر کی خوشبو کو بھی نہیں پایا۔"

علامہ ابن حجرؒ حدیث کی شرح کرتے ہوئے تحریر کرتے ہیں "شَمِمْتُ" کے لفظ کو پہلے میم کے کسرہ اور فتحہ دونوں طرح پڑھنا درست ہے جبکہ دوسرا میم ساکن ہے۔[25]

امام ابو سعد خرکوشیؒ نے جسم اطہر کے پسینہ اور بہترین خوشبو کے بارے میں پوری ایک فصل قائم کی ہے جس کا عنوان ہے: "فصل: ذكر الآية في عرقه، وما جاء في طيب ريحه (صلى الله عليه وسلم)"[26] اس فصل میں انہوں نے حضرت انس بن مالکؓ، جابر بن عبد اللہ اور جابر بن سمرۃ سے احادیث نقل کی ہیں۔

2. اعلی واشرف حسب ونسب

تمام انبیاء علیھم السلام اپنے معاشرہ کے سب سے زیادہ شریف النسب لوگ ہوتے ہیں اور آپ ﷺ تو پوری انسانیت میں سب سے اشرف واعلیٰ نسب کے مالک ہیں جس کا تذکرہ خود رسول اللہ ﷺ نے کئی احادیث میں کیاہے۔

حضرت عباس سے روایت ہے کہ نبیء کریم ﷺ نے فرمایا:

" إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ الخَلْقَ فَجَعَلَنِي مِنْ خَيْرِهِمْ ....، فَأَنَا خَيْرُهُمْ نَفْسًا، وَخَيْرُهُمْ بَيْتًا"[27]

"بے شک اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدافرمایاتو مجھے بہترین لوگوں اور بہترین جماعت میں پیدا فرمایا۔۔۔، پس میں ذاتی طور پر اور گھر و خاندان کے اعتبار سے سب لوگوں میں اعلی و ارفع اور افضل ہوں۔"

حضرت واثلہؓ بن اسقع سے یہ صحیح حدیث مروی ہے:

"إن اللَّهَ اصْطَفَى مِنْ وَلَدِ إِبْرَاهِيمَ إِسْمَاعِيلَ وَاصْطَفَى مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ بَنِي كِنَانَةَ وَاصْطَفَى مِنْ بَنِي كِنَانَةَ قُرَيْشًا وَاصْطَفَى مِنْ قُرَيْشٍ بَنِي هَاشِمٍ وَاصْطَفَانِي مِنْ بَنِي هَاشِمٍ"[28]

"بے شک اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیمؑ کی اولاد میں سے حضرت اسماعیلؑ کو چنااوران کی نسل سے بنی کنانہ کواور کنانہ کی اولاد سے قریش کو اور قریش میں سے بنی ہاشم کواور بنی ہاشم میں سے مجھے چناہے۔"

حضرت انسؓ نے آپ ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

"أَنَا أَكْرَمُ وَلَدِ آدَمَ عَلَى رَبِّي وَلَا فَخْرَ" [29]

"میں اپنے رب کے نزدیک تمام بنی آدم سے بڑھ کر عزت و تکریم والا ہوں اور میں اس پر فخر نہیں کرتا۔"

نسب اطہر میں حضرت آدمؑ سے شروع ہو کر حضورؐ کے والد گرامی تک سب ہی آپس میں شرعی و قانونی رشتۂ ازدواج میں منسلک تھے اور کسی کا بھی ناجائز تعلق نہیں تھا، یہی اس فرمان نبوی کا مفہوم ہے:

"وُلِدْت مِنْ نِكَاحٍ لَا مِنْ سِفَاحٍ لَمْ يُصِبْنِي مِنْ نِكَاحِ الْجَاهِلِيَّةِ شَيْءٌ"[30]

3. مکارم اخلاق

تمام انبیاء علیہم السلام اعلیٰ و ارفع اخلاق کے مالک ہوتے ہیں لیکن حضور ﷺ کا تو اعلیٰ ترین وصف ہی مکارم اخلاق کا حامل ہونا ہے، قاضی عیاضؒ فرماتے ہیں:

"وَهِيَ الَّتِي جِمَاعُهَا: حُسْنُ الْخُلُقِ"[31]

"تمام صفات حسنۃ اور جملہ خوبیوں کا جامع حُسنِ خُلق ہے۔"

اللہ تبارک و تعالیٰ نے بھی اسی صفت سے تعریف فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا:

"وَإِنَّكَ لَعَلَى خُلُقٍ عَظِيمٍ"[32]

"اور بلاشبہ آپ ﷺ عظیم اخلاق کے اعلی درجے پر فائز ہیں۔"

اور خود رسول کریم ﷺ نے اپنے متعلق فرمایا:

"إِنَّمَا بُعِثْتُ لِأُتَمِّمَ مَكَارِمَ الْأَخْلَاقِ"[33]

"مجھے اسی لئے بھیجا گیا ہے کہ میں محاسن اخلاق کی تکمیل کروں۔"

قاضی عیاضؒ محسن انسانیت کے مکارم اخلاق کے متعلق تحریر فرماتے ہیں:

"محمد ﷺ کے اخلاق کریمانہ کی مکمل آگہی اور علم اسی ذات اقدس کو ہے جس نے انہیں ان اخلاق فاضلہ سے نوازا، فضیلت بخشی اور آخرت میں آپ ﷺ کو ایسے اعلی درجات و مقامات عطا فرمائیں گے جو عقل انسانی سے ماورا ہیں، جہاں ظن و تخمین اور انسانی خیال تک کی رسائی ممکن نہیں۔"[34]

4. سیرت طیبہ بطور دلیل نبوت

قاضی عیاضؒ لکھتے ہیں: بلاشبہ رسول اکرم ﷺ سب سے زیادہ عقلمند اور ذہین و فطین تھے۔ آپ ﷺ نے اپنی رسالت کی صداقت پر سیرت طیبہ کو خود بطور دلیل پیش فرمایا، ارشاد ربانی ہے:

"فَقَدْ لَبِثْتُ فِيكُمْ عُمُرًامِنْ قَبْلِهِ أَفَلَا تَعْقِلُونَ"[35]

"آخر اس سے قبل بھی زندگی کا بڑا حصہ میں تمہارے درمیان گذار چکا ہوں۔ کیا تم پھر بھی نہیں سمجھتے؟"

محسن بشریت نے جب اسلام کی دعوت دینا شروع کی تو صورت حال یہ تھی کہ لوگ دیوانہ اور مجنون سمجھ رہے تھے۔

"ثُمَّ تَوَلَّوْا عَنْهُ وَقَالُوا مُعَلَّمٌ مَجْنُونٌ"[36]

"پھر ان سب نے رسول سے منہ پھیر لیا اور کہا (یہ تو) سکھایا ہوا (اور) سودائی ہے۔"

لیکن دنیا سے رحلت فرماتے وقت یہی شخصیت جزیرۃ العرب کی بلا منازع مالک و حاکم تھی صرف 23 سال میں آپ ﷺ نے علمی، سیاسی، معاشی، معاشرتی، روحانی اور اخلاقی ہر حوالے سے ایک عظیم انقلاب برپا فرمادیا جو سیرت طیبہ کا عظیم معجزہ ہے۔

قاضی عیاضؒ نے وہب بن منبہؒ کا یہ قول نقل کیا ہے:

"قَرَأْتُ فِي أَحَدٍ وَسَبْعِينَ كِتَابًا فَوَجَدْتُ فِي جَمِيعِهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَرْجَحُ النَّاسِ عَقْلًا وأَفْضَلُهُمْ رَأْيًا"[37]

"میں نے اکہتر (71) کتابیں پڑھی ہیں سب کے اندر یہی لکھا ہوا پایا کہ آپ ﷺ سب انسانوں سے زیادہ عقلمند اور افضل و صائب رائے والے ہیں۔"

امام ابن حزمؒ آپ ﷺ کی پاکیزہ زندگی کے متعلق فرماتے ہیں:

"فَإِن سيرة مُحَمَّد ﷺ لمن تدبرها تَقْتَضِي تَصْدِيقه ضرورةً... فَلَو لم تكن لَهُ معْجزَة غير سيرته ﷺ لكفى وَذَلِكَ أَنه عَلَيْهِ السَّلَام نَشأ كَمَا قُلْنَا فِي بِلَاد الْجَهْل لَا يقْرَأ وَلَا يكْتب ... "[38]

"محمد ﷺ کی حیات مبارکہ کا جو شخص بغور جائزہ لے گا وہ ضرور آپ کے نبی ہونے کی تصدیق کرے گا کیونکہ سیرت طیبہ اس بات کی شاہد ہے کہ آپ ﷺ اللہ تبارک وتعالیٰ کے سچے پیغمبر تھے۔ اس پاکیزہ زندگی کے سوا اگر کوئی اور معجزہ نہ بھی ہوتا تب بھی سیرت طیبہ بطور معجزہ کافی تھی، کیونکہ آپ ﷺ نے ایسی جگہ پرورش پائی اور پروان چڑھے جہاں پڑھنے لکھنے کا تصور نہ تھا۔"

5. امیّت علامت نبوت

نبوت کے دلائل واعلام میں سے یہ بھی ہے کہ آپ ﷺ امی و ناخواندہ تھے اور خط وکتابت نہیں جانتے تھے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"وَمَا كُنْتَ تَتْلُو مِنْ قَبْلِهِ مِنْ كِتَابٍ وَلَا تَخُطُّهُ بِيَمِينِكَ إِذًا لَارْتَابَ الْمُبْطِلُونَ"[39]

"اور اس سے پہلے آپ کوئی کتاب نہیں پڑھتے تھے اور نہ اپنے داہنے ہاتھ سے لکھتے تھے، اگر ایسا ہوتا تو اہل باطل شک میں پڑ جاتے۔"

آپ علیہ السلام اس قوم میں پیدا ہوئے جو تمام کی تمام امی اور ناخواندہ تھی اور نشو ونما اس شہر اور ان لوگوں میں ہوئی جن میں گزشتہ علوم کا جاننے والا کوئی بھی نہ تھا اور نہ ہی کسی ایسے شہر کی طرف سفر فرمایا جس میں کوئی عالم ہوتا اور آپ ﷺ اس سے علم حاصل کرتے اور توریت، انجیل اور گزشتہ امتوں کے اخبار وحالات جان سکتے لیکن پھر بھی ہر فریق اور جماعت سے ایسی حجت فرمائی کہ اگر جہاں بھر کے تمام عالم ونقاد جمع ہو جاتے تو بھی اس کی مثل کوئی دلیل نہ لاسکتے۔ یہ اس امر پر واضح برہان ہے کہ آنحضرت ﷺ کے پاس جو کچھ تھا وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے تھا کیونکہ بغیر تعلم واکتساب علم کے حضور ﷺ علم ومعرفت کے جس اعلیٰ مرتبے پر فائز تھے علوم اولین وآخرین اس کے سامنے ہیچ ہیں۔ ارشاد ربانی ہے:

"هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّينَ رَسُولًا مِنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِنْ كَانُوا مِنْ قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُبِينٍ"[40]

"وہی اللہ ہے جس نے ناخواندہ لوگوں میں انہی میں سے ایک پیغمبر کو بھیجا جو ان کے سامنے اس کی آیتوں کی تلاوت کرتا ہے، ان کو پاکیزہ بناتا ہے اور انہیں کتاب وحکمت کی تعلیم دیتا ہے، جبکہ وہ قبل اس کے صریح گمراہی میں پڑے تھے۔"

اسی طرح یہ حقیقت بھی قابل التفات ہے کہ وہ لوگ جو جہل ونادانی اور فسق وفجور کے اسفل سافلین میں پڑے ہوئے تھے، وہ حضور ﷺ کی صحبت، تعلیم اور تربیت کی وجہ سے علم وعمل کے اعلیٰ علیین پر پہنچ گئے۔ یہ واضح اور روشن دلیل ہے کہ آپ ﷺ اللہ تعالی کے سچے نبی ورسول ہیں۔

6. سابقہ کتب سماویہ میں تذکرہ

گذشتہ آسمانی کتابوں میں بھی رسول اللہ ﷺ کا تذکرہ موجود ہے جس کی تائید قرآن کریم کی اس آیت کریمہ سے ہوتی ہے:

"الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ الرَّسُولَ النَّبِيَّ الْأُمِّيَّ الَّذِي يَجِدُونَهُ مَكْتُوبًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرَاةِ وَالْإِنْجِيلِ"[41]

"جو اس پڑھنا لکھنا نہ جاننے والے پیغمبر کے پیچھے چلیں گے جس کا ذکر وہ اپنے پاس تورات اور انجیل میں لکھا ہوا پائیں گے۔"

امام ابو سعد خرکوشیؒ نے اس حوالہ سے اپنی کتاب میں جامع ابواب بشائرہ ﷺ میں دو فصلیں قائم کی ہیں، جس میں اپنی سند کے ساتھ عبد اللہ بن سلام سے ایک طویل حدیث نقل کی ہے، اس کا خلاصہ یہ ہے کہ بنی اسرائیل میں ایک شخص **اوشا** نام کا تھا جو تورات کا بہت بڑا عالم تھا جسے آنحضرت ﷺ اور ان کی امت کی نعت اور صفات تورات سے معلوم ہو گئی تھیں لیکن اس نے اس وصف کو تورات سے علیحدہ اور جدا کرکے اپنے خزانوں میں لوہے کے ایک تابوت میں تالا لگا کر چھپا دیا تھا جسے اس کے بیٹے **بلوقیا** نے اس کے مرنے کے بعد ظاہر کیا۔[42]

اسی طرح حضرت عبد اللہ بن عباس سے یہ روایت بھی نقل کی ہے:

"اللہ تعالی نے حضرت عیسیٰؑ کی طرف وحی کی: اے عیسی محمد ﷺ پر ایمان لے آؤ اور جو کوئی تمہاری امت میں سے انہیں پائے، اسے بھی حکم دیں کہ وہ حضرت محمد ﷺ پر ایمان لائے، اگر محمد نہ ہوتے تو میں آدم کی تخلیق نہ کرتا اور اگر محمد نہ ہوتے تو میں نہ جنت کو پیدا نہ کرتا اور نہ ہی دوزخ کو۔"[43]

7. ارہاصات

"(رَهَصَ- الرَّهْصُ) الرَّاءُ وَالْهَاءُ وَالصَّادُ أَصْلٌ يَدُلُّ عَلَى ضَغْطٍ وَعَصْرٍ وَثَبَاتٍ... شِدَّةُ الْعَصْرِ"[44]

"ابن فارس فرماتے ہیں راء، ھاء اور صاد کا مادہ دبانے، سخت نچوڑنے، ثبات اور مضبوطی کے معانی کے لئے استعمال ہوتا ہے۔"

ابن تیمیہؒ تحریر کرتے ہیں:

"الإرهاص هو المقدّمة للشيء... والإرهاص اصطلاحاً: ما يَصدُرُ من النبيّ قبل النبوةِ من أمرٍ خارق لِلعادةِ تمهيداً لها"[45]

"اِرہاص: وہ چیز جو کسی دوسری چیز کیلئے مقدمہ ہو اور اس کی اطلاع دیتی ہو۔ اور اصطلاحاً اس سے

مراد وہ انہونے واقعات ہیں جو کسی نبی سے اس کی بعثت سے پہلے نبوت کی تمہید کے طور پر ظاہر ہوتے ہیں۔"

علامہ جرجانیؒ اس کی اصطلاحی تعریف کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"الإرهاص: إحداث أمرخارق للعادة دال على بعثة نبي قبل بعثته"[46]

"اللہ تعالی کی طرف سے نبی کے ظہور سے قبل ایسے انہونے واقعہ کا ظاہر ہونا جو اس کی بعثت پر دلالت کرے۔"

امام ابو سعد الخر کوشیؒ لکھتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی بعثت سے قبل بے شمار ایسے واقعات پیش آئے جو اس بات کی علامت اور پیش خیمہ تھے کہ کوئی عظیم واقعہ پیش آنے والا ہے جیسے اصحاب فیل کا واقعہ وغیرہ۔[47] انہوں نے اپنی کتاب "**شرف المصطفیٰ**" میں حضور ﷺ کے دلائل اور نبوت کی علامات پر کئی فصول قائم کی ہیں۔[48]

اسی طرح قاضی عیاضؒ نے بھی کئی فصول قائم کی ہیں جن میں آپ ﷺ کی نبوت کے دلائل واعلام اور ارہاصات ہیں جو آپ ﷺ کی ولادت مبارکہ کے وقت ظاہر ہوئے اور وہ عجائب و غرائب بھی ہیں جو رسول اللہ ﷺ کی والدہ محترمہ اور ان لوگوں سے منقول ہیں جو اس مبارک موقعہ پر موجود تھے جن میں صحیح و سقیم دونوں قسم کی روایات ہیں۔[49]

8. آسمانوں کا شیاطین سے تحفظ

محمد ﷺ کی بعثت سے پہلے جنات اور شیاطین آسمانوں پر آزادانہ آیا جایا کرتے تھے اور وہاں سے کوئی ایک بات سن لیتے جس کے ساتھ نو جھوٹ ملا کر آگے پھیلاتے لیکن آپ ﷺ کی بعثت سے قبل آسمانوں میں تحفظ کے نظام کو زیادہ سخت کر دیا گیا جس سے ان کیلئے اب کوئی بات سننا بہت زیادہ دشوار ہو گیا اور اگر کوئی سننے کی کوشش کرتا تو شہابِ ثاقب اس کے تعاقب میں ہوتا۔ اسی کے متعلق سورۃ الجن کی یہ آیت کریمہ ہے:

"وَأَنَّا لَمَسْنَا السَّمَاءَ فَوَجَدْنَاهَا مُلِئَتْ حَرَسًا شَدِيدًا وَشُهُبًا وَأَنَّا كُنَّا نَقْعُدُ مِنْهَا مَقَاعِدَ لِلسَّمْعِ فَمَنْ يَسْتَمِعِ الْآنَ يَجِدْ لَهُ شِهَابًا رَصَدًا وَأَنَّا لَا نَدْرِي أَشَرٌّ أُرِيدَ بِمَنْ فِي الْأَرْضِ أَمْ أَرَادَ بِهِمْ رَبُّهُمْ رَشَدًا"[50]

"اور بلاشبہ ہم نے آسمان کی تلاشی لینا چاہا تو ہم نے اسے اس حال میں پایا کہ وہ مضبوط چوکیداروں اور شعلوں سے بھرا ہوا ہے۔ اور بے شک ہم پہلے وہاں بہت سی جگہوں میں (خبریں) سننے کے لیے بیٹھا کرتے تھے، اب اگر کوئی سننا چاہے تو اپنے واسطے شعلہ تیار پائے۔ اور یقیناً ہمیں معلوم نہیں کہ اس سے زمین والوں کے حق میں برائی مقصود ہے یا ان کے پروردگار نے ان کی بھلائی کا ارادہ فرمایا ہے۔"

اس حوالے سے قاضی عیاضؒ فرماتے ہیں:

"وَمِنْ ذَلِكَ حِرَاسَةُ السَّمَاءَ بِالشُّهُبِ وَقَطْعُ رَصَدِ الشَّيَاطِين وَمَنْعُهُم اسْتِرَاقَ السَّمْعِ"[51]

"محمد ﷺ کی نبوت کی علامات و دلائل میں سے یہ بھی ہے کہ آسمانوں کی حفاظت کا نظام آگ کے شعلوں یعنی شہابِ ثاقب کے ذریعہ سخت اور محفوظ کر دیا گیا اور شیاطین کا تاک لگا کر گھات میں بیٹھ کر آسمانوں کی باتوں کو چوری چھپے سننے سے روک دیا گیا۔"

امام ابو سعد الخرکوشی نے بھی اس بابت پوری ایک فصل قائم کی ہے۔[52]

9. ختم اور مہر نبوت

نبوت کی ایک ظاہری علامت اور نشانی یہ بھی تھی کہ رسول اللہ ﷺ کے دونوں شانوں کے درمیان "مہر نبوت" تھی۔ جو آپ ﷺ کی صداقت اور سچائی پر دلالت کرتی تھی۔ یہ مہر نبوت کیسی تھی، اس کی شکل و صورت کیا تھی اور اس پر کیا تحریر تھا اس کے متعلق احادیث میں مختلف الفاظ وارد ہوئے ہیں۔ امام بخاریؒ مہر نبوت کے حوالے سے السائب بن یزید سے روایت کرتے ہیں:

"يقُولُ: ذَهَبَتْ بِي خَالَتِي إِلَى النبي ﷺ، ... ثُمَّ قُمْتُ خَلْفَ ظَهْرِهِ فَنَظَرْتُ إِلَى خَاتَمِ النُّبُوَّةِ بَيْنَ كَتِفَيْهِ، مِثْلَ زِرِّ الْحَجَلَةِ"[53]

"میری خالہ مجھے حضور ﷺ کے پاس لے گئیں،۔۔۔ پھر میں آپ ﷺ کی پشت کی جانب کھڑا ہوا تو میں نے آپ ﷺ کے دونوں کندھوں کے درمیان مہر نبوت دیکھی جو "مسہری کی گھنڈیوں" جیسی تھی۔"

"امام بخاریؒ نے آپ ﷺ کی مہر نبوت کو "مِثْلَ زِرِّ الْحَجَلَةِ" کہا ہے جس کا ترجمہ مولانا زکریا کاندھلویؒ نے "مسہری کی گھنڈیوں" (جو کبوتر کے بیضہ کے برابر بیضوی شکل میں اس پردے میں لگی ہوئی ہوتی ہے جو مسہری پر لٹکایا جاتا ہے) سے کیا ہے۔"[54]

مہر نبوت کے وصف میں جابر بن سمرہؓ سے ایک جملہ "غُدَّةً حَمْرَاءَ مِثْلَ بَيْضَةِ الْحَمَامَةِ"[55] یعنی "سرخ رسولی جیسی (اور مقدار میں) کبوتر کے انڈے جیسی" منقول ہے۔"

اسی کے متعلق مولانا زکریا کاندھلویؒ فرماتے ہیں:

"مہر نبوت کی مقدار اور رنگ میں روایتیں کچھ مختلف ہیں۔ قرطبیؒ نے ان میں اس طرح تطبیق دی ہے کہ وہ کم وزیادہ بھی ہو جاتی تھی اور رنگ میں مختلف ہوتی رہتی تھی،[56] بندہ ناچیز کے نزدیک دوسری طرح جمع یہ بھی ممکن ہے کہ فی الحقیقت یہ سب تشبیہات ہیں اور تشبیہ ہر شخص کی اس کے ذہن کے موافق ہوتی ہے جو تقریبی حالت ہوتی ہے اور تقریب کے اختلاف میں اشکال نہیں ہوتا۔ بندہ کے نزدیک یہ توجیہ زیادہ مناسب ہے۔"[57]

مولانا زکریاؒ کی یہی توجیہ زیادہ مناسب اور صحیح نظر آتی ہے۔

10. فصاحت و بلاغت

عرب اپنے مقابلے میں دیگر تمام انسانوں کو عجم (گونگے) کہتے تھے کہ ان کو بولنا نہیں آتا، زبان دانی صرف انہی کی خاصیت ہے اور اس میں بالکل مبالغہ نہیں تھا کیونکہ یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ عرب کا بچہ بچہ فصیح و بلیغ تھا۔

قاضی عیاضؒ آپ ﷺ کی فصاحت و بلاغت کے متعلق تحریر فرماتے ہیں:

"وَأَمَّا فَصَاحَةُ اللِّسَانِ وَبَلَاغَةُ الْقَوْلِ فَقَدْ كَانَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ذَلِكَ بِالْمَحَلِّ الْأَفْضَلِ... وَنَصَاعَةَ لَفْظٍ وَجَزَالَةَ قَوْلٍ وَصِحَّةَ مَعَانٍ... فَكَانَ يُخَاطِبُ كُلَّ أُمَّةٍ مِنْهَا بِلِسَانِهَا وَيُحَاوِرُهَا بِلُغَتِهَا"[58]

"زبان وبیان میں رسول اللہ ﷺ کی شان بلحاظ فصاحت وبلاغت اتنی بلندی پر ہے کہ آپ ﷺ کے اس امتیاز سے کوئی سلیم الطبع بے خبر نہیں ہے، کسی بلند ہمت، کم گو، فصیح البیان، ماہر علم وفن، غواص معانی اور تکلف سے بچنے والے پر یہ امر مخفی نہیں ہے کہ نبی کریم ﷺ کو جامع کلمات عطا کئے گئے اور انمول حکمتوں کے ساتھ خصوصیت بخشی گئی عرب کی ساری زبانیں سکھائی گئیں، اسی لیے آپ ﷺ عرب کے ہر قبیلے والوں سے ان کی بولی میں کلام فرماتے اور ان کی روز مرہ بول چال کا بلاغت کے ساتھ لحاظ رکھتے تھے۔"

جو کوئی بھی اللہ کے رسول ﷺ کی گفتگو اور برتاؤ میں تامل وتدبر کرے گا، اس پر ذکر کردہ اقتباس کی صداقت بخوبی واضح ہو جائے گی۔

ایک مرتبہ بعض صحابہ کرامؓ نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ آپ سے بڑھ کر فصیح ہم نے کسی کو نہیں دیکھا، فخر دوعالم ﷺ نے جواباً فرمایا:

"وَمَا يَمْنَعُنِي وَإِنَّمَا أُنْزِلَ الْقُرْآنُ بِلِسَانِي لِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُبِينٍ"[59]

"فصاحت وبلاغت سے میرے لئے کون سی چیز مانع ہے جب کہ قرآن کریم میری زبان میں نازل ہوا ہے جو صاف عربی زبان ہے۔"

ایک دوسرے موقع پر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"أَنَا أَفْصَحُ الْعَرَبِ بَيْدَ أَنِّي مِنْ قُرَيْشٍ وَنَشَأْتُ فِي بني سعد"[60]

"میں عرب کا سب سے فصیح ہوں کیونکہ میری پیدائش قریش میں اور پرورش بنی سعد میں ہوئی ہے۔"

اسی لئے رسول اکرم ﷺ کی زبان میں شہریوں کی شیرینی، اور دیہات والوں کی زبان کی فخامت وعظمت اور الفاظ کی درستگی، دونوں ہی چیزیں جمع تھیں۔

حضرت ام معبد[61] نے آپ ﷺ کے کلام کی توصیف میں فرمایا:

"حُلْوُ الْمَنْطِقِ فَصْلٌ لَا نَزْرٌ وَلَا هَذْرٌ كَأَنَّ مَنْطِقَهُ خَرَزَات نُظِمْنَ. وَكَانَ جَهِيرَ الصَّوْتِ حَسَنَ النَّغَمَةِ ﷺ"[62]

"رسول اللہ ﷺ کا کلام شیریں ہوتا تھا، گفتگو کا ہر لفظ دوسرے سے جدا ہوتا، نہ مراد ومفہوم سے کم اور نہ زیادہ ہوتا۔ بغیر ضرورت کلام نہیں فرماتے تھے۔ آپ ﷺ کی بات چیت ایسے مربوط ہوتی جیسے موتی ایک لڑی میں پرو دیئے ہوں اور آواز بلند ودلکش تھی۔"

11. معجزات

اللہ تبارک وتعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کو بے شمار معجزات عنایت فرمائے۔ ابن تیمیہ ان کی تعداد کے متعلق فرماتے ہیں:

وَمُعْجِزَاتُهُ تَزِيدُ عَلَى أَلْفِ مُعْجِزَةٍ،... وَمِثْلَ الْقُرْآنِ الْمُعْجِزِ، ... وَبِشَارَةِ الْأَنْبِيَاءِ بِهِ ..[63]

" محمد ﷺ کے معجزات ایک ہزار سے زائد ہیں۔۔۔ جیسے چاند کا دو ٹکڑے ہونا،۔۔۔اور سابقہ انبیاء کا رسول اللہ ﷺ کی بشارت اور خوشخبری دینا وغیرہ۔۔۔"

ان معجزات میں سے چند مختصراً تحریر کیے جاتے ہیں:

حضرت جابر کے گھر میں غزوہ خندق کے موقعہ پر ایک صاع جو (تقریبا ساڑھے تین کلو) اور ایک بکری میں آنحضرت ﷺ نے اپنا لعاب دہن ملایا اور برکت کی دعا فرمائی جس سے ایک ہزار (وَهمْ الْفٌ) لوگوں نے کھانا کھایا اور وہ اسی طرح باقی رہا۔[64]

آپ ﷺ نے حدیبیہ کے موقعہ پر خشک کنویں کے اندر اپنا لعاب مبارک ڈالا تو وہ پانی سے بھر گیا اور چودہ سو (۱۴۰۰) لوگوں کو سیراب کر دیا۔[65]

سرور کائنات ﷺ نے وفد نجران کے عیسائیوں کو دعوت مباہلہ دی اور ان سے کہا کہ آؤ اپنے اوپر بددعا کرتے ہیں مگر ساتھ ہی یہ بھی بتادیا کہ اگر تم ایسا کروگے تو ہلاک ہو جاؤگے۔اس لئے وفد نجران کے عیسائیوں نے دعوت مباہلہ قبول نہیں کی بلکہ ان کا یوں کہنا "فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ: لَا تُلَاعِنْهُ، فَوَاللهِ لَئِنْ كَانَ نَبِيًّا فَلَاعَنْتَهُ لَا نُفْلِحُ نَحْنُ وَلَا عَقِبُنَا مِنْ بَعْدِنَا"[66] رسول اللہ ﷺ کی سچائی کی بہت بڑی دلیل ہے۔

حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے:

"رسول اللہ ﷺ نے ایک درخت کو ٹہنی سے پکڑا اور اسے کہا: اللہ کے حکم سے میرے آگے چلو۔ پھر دوسرے درخت کی ٹہنی پکڑی اور اسے بھی یہی کہا۔ جب دونوں اکٹھے ہو گئے تو آپ ﷺ نے ان کی اوٹ میں قضائے حاجت فرمائی، پھر ان کو حکم دیا تو وہ واپس اور علیحدہ ہو گئے۔"[67]

نبیٔ اکرم ﷺ کی نبوت کی ایک دلیل اور معجزہ یہ بھی ہے کہ آپ علیہ الصلاۃ والسلام نے ابی بن خَلَف الجمحی سے کہا تھا کہ تمہیں میں قتل کروں گا۔غزوہ اُحد میں آپ ﷺ نے اسے ہلکا سا زخم گردن میں لگایا "فَطَعَنَهُ فِي عُنُقِهِ"جس کی وجہ سے اس کی موت واقع ہو گئی۔[68]

یہ اور اس طرح مزید بے شمار علامات، دلائل اور معجزات ہیں جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی صداقت اور حقانیت پر دلالت کرتے ہیں۔[69]

نتائج

1. اعلام جمع ہے اور اس کی مفرد "عَلَم" عین اور لام کے فتحہ کے ساتھ بمعنی نشانی ہے اور اسی طرح دلائل جمع اور اس کی مفرد "دلیل" ہے جس کا معنی حجت اور ثبوت ہے۔
2. دلیل ہر اس چیز کو کہا جاتا ہے جسے بطور حجت اور ثبوت پیش کیا جاسکے جس کے جاننے سے دوسری چیز کا جاننا اور علم لازم آئے۔
3. سیرت کے مصادر میں سے ایک اہم ترین نوع دلائل واعلام نبوت ہے جس سے مراد وہ تمام اعزازات، امتیازات، نشانیاں اور براہین و ثبوت ہیں جو رسول اللہ ﷺ کی رسالت اور عظمت ورفعت پر دلالت کرتے ہیں۔

4. دلائل واعلام نبوت اور معجزات میں فرق ہے۔ معجزہ خاص ہے جس میں خرق عادت، چیلنج اور معارضہ شرط ہے جبکہ دلائل واعلام مطلق ہیں۔
5. امام ابو سعد الخرکوشیؒ کی" شرف المصطفیٰ" اور قاضی عیاضؒ کی" الشفاء" دلائل واعلام نبوت کے حوالے سے بھی بہترین کتابیں ہیں۔
6. ان دونوں کتابوں میں صحیح کے ساتھ بعض انتہائی ضعیف اور موضوع اخبار بھی مذکور ہیں اس لئے احتیاط لازم ہے۔
7. ان دونوں کتابوں سے رسول اللہ ﷺ کی نبوت وعظمت ثابت کرنے کے لئے جن دلائل واعلام کا انتخاب کیا گیا ہے وہ گیارہ انواع "حسن وجمال نبوی ﷺ، اعلی واشرف حسب ونسب، مکارم اخلاق، سیرت طیبہ، اُمیّت علامت نبوت، سابقہ کتب سماویہ میں تذکرہ، ارہاصات، آسمانوں کا شیاطین سے تحفظ، ختم اور مہر نبوت، فصاحت و بلاغت، معجزات" پر مشتمل ہیں۔

سفارشات

1. تمام کتب دلائل عمومی طور پر اور شرف المصطفیٰ اور الشفاء کا خصوصی طور پر مطالعہ کرکے ان سے صرف مستند اور صحیح دلائل واعلام کا استخراج کرکے مجموعہ مرتب کیا جائے۔
2. نبوت ورسالت اور عظمتِ رسول ﷺ کو ثابت کرنے کے لئے صرف معجزات پر انحصار نہ کیا جائے۔
3. رسول اللہ ﷺ کی افضیلت اور علو شان کے اظہار و ثبوت کے لئے ضعیف اور موضوع و من گھڑت روایات والے اسلوب کو بالکل ترک کردینا چاہیے، یہ آپ ﷺ کے عالی مقام میں اضافہ کی بجائے کمی کا سبب ہے۔
4. شرف المصطفیٰ اور الشفاء بہت اچھی کتابیں ہیں لیکن ان میں کمزور وضعیف اور من گھڑت آثار ہونے کی بنا پر عام آدمی کے لئے کماحقہ استفادہ کرنا مشکل ہے۔
5. اس کام کی اشد ضرورت ہے کہ ان کتابوں کے ساتھ عربی اور اردو میں ضعیف اور موضوع روایات کی فہرست شائع کی جائے تاکہ ان سے حقیقی طور پر استفادہ کیا جاسکے۔
6. عصر حاضر میں خطباء اور واعظین کی تربیت کا اہتمام کیا جائے کہ وہ اپنی تقاریر میں من گھڑت روایات بیان نہ کریں۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

حوالہ جات (References)

[1] آپ کا پورا نام "ابو سعد عبدالملک بن ابی عثمان محمد بن ابراہیم الخرکوشی" ہے، تاریخ پیدائش کا علم نہیں، نیشاپور مسکن ہے۔ خطیب بغدادیؒ نے آپ کی تاریخ وفات ۴۰۶ھ اور امام ذہبیؒ نے جمادی الاولی ۴۰۷ھ تحریر کی ہے۔ آپ عظیم عالم، عابد، زاہد اور کئی کتابوں کے مصنف تھے۔ سیرت رسول ﷺ پر "شرف المصطفیٰ" کی شکل میں عظیم الشان کتاب تصنیف فرمائی۔ دیکھئے: البغدادی، تاریخ بغداد، تحقیق بشار عواد، دار الغرب الاِسلامی، بیروت، طبع اولی، 2002ء، 12:188، الذہبی، سیر اعلام النبلاء، مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت، طبع ثالث،

1985ء، 17:256-257

Al Baghdādī, Abū Bakar Aḥmad bin 'Alī, *Tarīkh Baghdād*, (Beirut: Dār al Gharb al Islāmī, 1st Edition 2002), 12:188, Al Dhabī, Shams al Dīn Abū 'Abdullah, *Siyar A'lām al Nubala'*, (Beirut: Mua'ssah al Risālah, 3rd Edition, 1985), 17:256-257

[2] آپ کا پورا نام: عیاض بن موسی بن عیاض بن عمرون بن موسی بن عیاض بن محمد بن عبداللہ بن موسی بن عیاض الیحصبی السبتی اور کنیت ابوالفضل ہے۔ قضاء کے منصب پر فائز رہنے کی وجہ سے قاضی کہلائے اور اسی نام سے مشہور ہوئے، آپ عظیم محدث، فقیہ، سیرت نگار اور قابل قدر مفسر وادیب تھے۔ آپ کا شمار عظیم مؤلفین میں ہوتا ہے، "الشفا" آپ کی مشہور کتاب اور وجہ شہرت ہے۔ ۱۵شعبان ۴۷٦ھ کو اندلس کے شہر سبتہ میں ولادت ہوئی اور انتقال مراکش میں جمعہ کی نصف شب میں ۹ جمادی الاخریٰ ۵۴۴ھ کو ہوا۔ دیکھئے: ابن بشکوال، ابو القاسم خلف بن عبد الملک، الصلۃ فی تاریخ ائمۃ الاندلس، مکتبۃ الخانجی، طبع دوم، 1955ء، ص: 429، ابن خلکان، وفیات الأعیان وأنباء أبناء الزمان، دار صادر، بیروت، طبع 1900ء، 3:483

Ibn Bashakwāl, Abū al Qāsim Khalf bin 'Abdul Malik, *Al Ṣilah fī Tārīkh Ā'mmah al Andalus*, (Maktabah al Khanjī, 2nd Edition, 1955), p: 429, Ibn Khulikān, Shams al Dīn, Abū Al 'Abbās, Aḥmad bin Muḥammad, *Wafayāt Al A'yān Wa Anbā' Abnā' Al Zamān*, (Beirut: Dār Sādir), 3:483.

[3] ابن منظور، لسان العرب، دار صادر، بیروت، طبع ثالث، 1414ھ، 12: 420-421

Ibn Manẓūr, Muḥammad bin Mukarram, *Lisān ul 'Arab*, (Beirut: Dār Sādir, 1414 H, 3rd Edition), 12: 420-421.

[4] الرازی، محمد بن ابی بکر، مختار الصحاح، المکتبۃ العصریۃ، بیروت، طبع خامس، 1999م، ص: 106، (مادۃ: دل ل)

Al Rāzī, Muḥammad bin Abī Bakr, *Mukhtār al Ṣiḥāḥ*, (Beirut: Al Maktabah al 'Aṣriyyah, 5th Edition, 1999), p: 106.

[5] لسان العرب، مادۃ (دلل) 11:249، معجم المعانی الجامع، معجم عربی عربی

Ibn Manẓūr, *Lisān ul 'Arab*, 11:249,

https://www.almaany.com/ar/dict/ar-ar. Retrieved: 30-04-2019 at: 01:47 a.m

[6] الجرجانی، التعریفات، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، طبع اول، 1983م، ص: 104

Jurjānī, 'Alī bin Muḥammad bin 'Alī al Zayn al Sharīf, Kitāb al Ta'rīfāt, (Beirut: Dār al Kutub al 'Ilmiyyah, 1st Edition, 1983), p: 104.

[7] ابراہیم مصطفیٰ اور دیگر، المعجم الوسیط، تحقیق: مجمع اللغۃ العربیۃ، دار الدعوۃ، استنبول، ترکی، 1:294

Ibrāhīm Muṣṭafa and Others, *Al Mu'jam al Wasīṭ*, (Turkey: Dār al Da'wah), 1:294

[8] الجرجانی، التعریفات، ص: 104

Jurjānī, *Kitāb al Ta'rīfāt*, p :104.

[9] ابن تیمیہؒ، النبوات، فصل في آیات الانبیاء وبراهینهم، المطبعۃ السلفیۃ، القاہرۃ، 1386ھ، ص: 30

Ibn Timiyah, *Al Nabuwwāt*, (Cairo: Al Matba'ah al Salafiyyah, 1386 H), p :30

[10] ابن تیمیہ، الجواب الصحیح لمن بدل دین المسیح، دار العاصمۃ، السعودیۃ، طبع ثانی، 1999م، 5:412

Ibn e Timiyah, *Al Jawāb al Ṣaḥiḥ Liman Baddal Deen al Maseeḥ*, (K.S.A: Dār al 'Āṣimah, 3rd Edition, 1999), 5:412

[11] ابن حجر، احمد بن علی بن حجر، ابوالفضل، العسقلانی، فتح الباری، باب علامات النبوۃ فی الاسلام، دار المعرفۃ، بیروت، 1379ھ، 6:581-

582
Ibn Ḥajar, Aḥmad bin 'Alī, *Fatḥ al Bārī*, (Beirut: Dār al Ma'rifah, 1379 H), 6:581-582

[12] ابن ابی العز الحنفیؒ، شرح العقیدۃ الطحاویۃ، تحقیق: احمد شاکر، وزارۃ الشؤون الاسلامیۃ والاوقاف والدعوۃ والارشاد، السعودیۃ، طبع اول، 1418ھ، ص: 109 "وَلَا رَيْبَ أَنَّ الْمُعْجِزَاتِ دَلِيلٌ صَحِيحٌ، لَكِنَّ الدَّلِيلَ غَيْرُ مَحْصُورٍ فِي الْمُعْجِزَاتِ ..."

Ibn Abī Al 'Izz Al Ḥanafī, *Sharaḥ al 'Aqeedah al Tahawiyyah*, (K.S.A: Wazarah al Shu'ūn al Islāmiyyah wal Awqāf, 1st Edition, 1418 H), p:109

[13] قاضی، عیاض بن موسی، الشفا بتعریف حقوق المصطفیٰ، الشمنی، احمد بن محمد بن محمد، حاشیۃ مسمّٰی: مزیل الخفاء عن الفاظ الشفا، دار الفکر للطباعۃ والنشر والتوزیع، 1988م، 1:60

Qāḍī, 'Iyāḍ bin Mūsa, *Al Shifā bi Ta'rīf Ḥuqūq al Muṣṭafa,* al Shumnī, Aḥmad bin Muḥammad bin Muḥammad, *Ḥāshiyah al Shumnī: Muzīl al Khifā' 'An Alfāẓ al Shifā*, (Beirut: Dār al Fikr), 1:60

[14] الشفا بتعریف حقوق المصطفیٰ، 70-1:58؛ الترمذی، محمد بن عیسی، سنن الترمذی، تحقیق: احمد محمد شاکر اور دیگر، شرکۃ مصطفیٰ البابی الحلبی، مصر، طبع ثانی، 1975م، حدیث رقم 3642، ابن ابی شیبۃ، المصنف، تحقیق: محمد عوامۃ، دار القبلۃ، حدیث رقم: 32465

Al Shifa bi Ta'reef Ḥuqooq al Muṣṭafā, 1:58-70 ; Al Tirmidhī, Muḥammad bin 'Īisa, *Al Sunan*, (Egypt: Shirkah Muṣṭafa al Bābī, 2nd Edition, 1975), Ḥadīth # 3642, Ibn Abī Shaybah, *Al Muṣannaf*, (Dār al Qiblah), Ḥadīth # 32465

[15] الترمذی، سنن الترمذی، باب ماجاء فی صفۃ النبی ﷺ، حدیث رقم: 3638، الشفا بتعریف حقوق المصطفیٰ، 1:61

Al Tirmidhī, Sunan, Hadith: 3638; Al Shifa bi Ta'reef Ḥuqooq al Muṣṭafā, 1:61

[16] سورۃ الشعراء، 219

Surah Al Shu'arā', 219

[17] قاضی عیاض، الشفا بتعریف حقوق المصطفیٰ، 1:67

Al Shifa bi Ta'reef Ḥuqooq al Muṣṭafā, 1:67

[18] البخاری، صحیح البخاری، بَابُ عِظَةِ الإِمَامِ النَّاسَ فِي إِتْمَامِ الصَّلاَةِ، تحقیق: محمد زہیر، دار طوق النجاۃ، طبع اول، 1422ھ، حدیث نمبر: 419

Al Bukhārī, *Ṣaḥīḥ Al Bukhārī*, (D ā r Tawq al Najah, 1st Edition, 1422 H), Ḥadīth # 419

[19] قاضی عیاض، الشفا بتعریف حقوق المصطفیٰ، 1:69، الخرکوشی، عبد الملک بن محمد، شرف المصطفیٰ، دار البشائر الاسلامیۃ، مکہ، طبع اول، 1424ھ، شرف المصطفیٰ، 3:365، ابو داود، سنن ابی داود، رقم الحدیث: 4078

Al Shifā bi Ta'rīf Ḥaqūq al Muṣṭafā Wa Ḥāshiyah al Shumnī, 1:69, Al Kharkūshī, 'Abdul Malik bin Muḥammad, *Sharaf Al Muṣṭafa*, (Makkah: Dār al Bashāi'r al Islāmiyyah, 1st Edition, 1424 H), 3:365, Abū Dāw'ūd, *Sunan*, Ḥadīth # 4078

[20] الترمذی، الشمائل المحمدیۃ، المکتبۃ التجاریۃ، ص: 112؛ الشفا بتعریف حقوق المصطفیٰ، 1:69

Al Tirmidhī, *Al Shamai'l al Muḥammadiyah,* (Al Maktabah al Tijāriyyah), p:112, Al Shifā bi Ta'rīf Ḥuqūq al Muṣṭafā, 1:69.

[21] الصالحي، محمد بن یوسف، سبل الہدی والرشاد فی سیرۃ خیر العباد، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، طبع اول، 1993، 2:83

Al Ṣāliḥī, Muḥammad bin Yūsuf, *Subul Al Huda wal Rashād fī Sīrat Khayr al I'bād*, (Beirut: Dār al Kutub al 'Ilmiyyah, 1st Edition, 1993), 2:83

[22] الترمذی، سنن الترمذی، حدیث رقم: 3638.

Al Tirmidhī, *Sunan*, Ḥadīth # 3638

[23] القشیری، مسلم بن الحجاج، صحیح مسلم، کتاب المساجد و مواضع الصلاۃ، تحقیق: محمد فؤاد عبد الباقی، دار إحیاء التراث العربی، بیروت، حدیث

نمبر:523، البخاری، صحیح البخاری، رقم الحدیث:2977

Al Qushayrī, Muslim bin al Ḥajjāj, *Ṣaḥīḥ Muslim*, (Beirut: Dār Iḥya' al Turath al 'Arabī), Ḥadīth # 523, Al Bukhārī, *Ṣaḥīḥ Al Bukhārī*, Ḥadīth # 2977

[24] القشیری، صحیح مسلم، 4:1814، الشفا بتعریف حقوق المصطفیٰ، 1:62

Ṣaḥīḥ Muslim, 4:1814, Al Shifā bi Ta'rīf Ḥaqūq al Muṣṭafā, 1:62

[25] ابن حجر، فتح الباری، باب صفۃ النبی ﷺ، 6:573

Ibn Ḥajar, *Fatḥ al Bārī*, 6:573

[26] ابو سعد الخرکوشیؒ، شرف المصطفیٰ، 2:116

Al Kharkūshī, *Sharaf Al Muṣṭafā*, 2:116

[27] الترمذی، سنن الترمذی، تحقیق: بشار عواد، دار الغرب الاسلامی، بیروت، 1998، رقم الحدیث:3607، الشفا بتعریف حقوق المصطفیٰ، 1:82

Al Tirmidhī, Al *Sunan*, ((Dār al Gharb al Islāmī, 1998), Ḥadīth # 3607, *Al Shifā bi Ta'rīf Ḥaqūq al Muṣṭafa*, 1:82

[28] الشفا بتعریف حقوق المصطفیٰ، 1:82، اخرجہ الترمذی، تحقیق: شاکر، حدیث نمبر:3605

Al Shifā bi Ta'rīf Ḥaqūq al Muṣṭafa, 1:82, Al Tirmidhī, Sunan, Ḥadīth # 3605

[29] الشفا بتعریف حقوق المصطفیٰ، 1:82، اخرجہ الترمذی فی سننہ فی المناقب، حدیث نمبر:3610

Al Shifā bi Ta'rīf Ḥaqūq al Muṣṭafa, 1:82, Al Tirmidhī, Sunan, Ḥadīth # 3610

[30] اس حدیث کے متعلق امام ابن تیمیہؒ فرماتے ہیں: "الْحَدِيثُ مَعْرُوفٌ مِنْ مَرَاسِيلِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ وَغَيْرِهِ" ابن تیمیہؒ، مجموع الفتاوی، تحقیق: عبد الرحمٰن بن محمد بن قاسم، مجمع الملک فہد للطباعۃ، المدینۃ المنورۃ، 1995م، 32:174

Ibn Taymiyyah, *Majmu' al Fatāwā*, (Madīnah: Majma' al Malik Fahad lil Ṭabā'ah, 1995), 32:174

[31] الشفا بتعریف حقوق المصطفیٰ، 1: 55

Al Shifā bi Ta'rīf Ḥaqūq al Muṣṭafā, 1: 55

[32] سورۃ القلم: 4، 5

Surah Al Qalam, 4,5

[33] صحیح، وہذا إسناد قوی، رجالہ رجال الصحیح غیر محمد بن عجلان، فقد روی لہ مسلم متابعۃ، وہو قوی الحدیث، وإخرجہ البیہقی فی "السنن" حدیث نمبر:21301

Al Bayhaqī, *Al Sunan*, Ḥadīth #: 21301

[34] الشفا بتعریف حقوق المصطفیٰ، 1:57

Al Shifā bi Ta'rīf Ḥaqūq al Muṣṭafā, 1:57

[35] سورۃ یونس: 16

Surah Yūnus, 16

[36] سورۃ الدخان: 14

Surah al Dukhān, 14

[37] الشفا بتعریف حقوق المصطفیٰ، 1:67

Al Shifā bi Ta'rīf Ḥaqūq al Muṣṭafā, 1:67

[38] ابن حزم، علی بن احمد بن سعید بن حزم، الظاہری، الفصل فی الملل والأہواء والنحل، مکتبۃ الخانجی، القاہرۃ، 2:73

Ibn Ḥazm, 'Alī bin Aḥmad bin Sa'īd bin Ḥazm, Al Ẓāhrī, *Al Faṣal fīl Milal wal Ahwa' wal Niḥal*, (Cairo: Maktabah al Khānjī), 2:73

39 سورۃ العنکبوت: 48

Surah Al 'Ankabūt, 48

40 سورۃ الجمعۃ: 2

Surah Al Jumu'ah, 2

41 سورۃ الأعراف: 157

Surah Al A'rāf, 157

42 شرف المصطفیٰ، 1:137 ، احمد بن عبد الوہاب، البکری، نہایۃ الأرب فی فنون الأدب، دار الکتب والوثائق القومیۃ، طبع اول، 1423ھ، 14:183

Sharaf al Muṣṭafa, 1:137, Aḥmad bin 'Abdul Wahhāb, *Nihāyah al 'Arab fī Funūn al A'dab*, (Cairo: Dār al Kutub lil Wathā'iq al Siyāsiyyah, 1st Edition, 1423 H), 14:183

43 شرف المصطفیٰ، 1:163-164، "لا أصل له مرفوعًا إنمااخرجه الحاكم موقوفا وقال: "صحيح الإسناد" وتعقبه الذهبي بقوله "أظنه موضوعًا على سعيد". الحاکم ، المستدرک علی الصحیحین، تحقیق: مصطفیٰ عبد القادر عطا، دار الکتب العلمیۃ ، بیروت، طبع اول ، 1990، حدیث نمبر: 4227، انظر: الذہبی فی المیزان، 3:246، ووافقہ ابن حجر فی اللسان، 4:354

Sharaf al Muṣṭafa, 1:163-164, Al Ḥākim, *Al Mustadrak 'Ala al Ṣaḥīḥyn*, (Beirut: Dār al Kutub al 'Ilmiyyah, 1st Edition, 1990), Ḥadīth # 4227, Al Dhabī, *Al Mīzān*, 3:246, Ibn Ḥajar, *Al Lisān*, 4:354

44 ابن فارس، مقاییس اللغۃ، 2:449

Ibn Fāris, *Maqāyīs al Lughah*, 2:449

45 ابن تیمیہ، النبوات، 6:8

Ibn Timiyah, *Al Nabwāt*, 6:8

46 جرجانی، التعریفات، ص: 16

Al Jurjanī, *Kitab al Ta'rīfāt*, p:16

47 شرف المصطفیٰ، 1:181، دیکھئے: ابن سعد، الطبقات الکبری، تحقیق: احسان عباس، دار صادر، بیروت، طبع اول، 1968، 1:90

Sharaf al Muṣṭafa, 1:181, Ibn Sa'd, *Al Ṭabqāt al Kubra*, (Beurit: Dār Ṣadir, 1st Edition, 1968), 1:90

48 شرف المصطفیٰ، 1:403

Sharaf al Muṣṭafa, 1:403

49 الشفا بتعریف حقوق المصطفیٰ، 1:366

Al Shifā bi Ta'rīf Ḥaqūq al Muṣṭafā, 1:366

50 سورۃ الجن: 8-10

Surah Al Jinn, 8-10

51 الشفا بتعریف حقوق المصطفیٰ، 1:367

Al Shifā bi Ta'rīf Ḥaqūq al Muṣṭafā, 1:367

52 شرف المصطفیٰ، 1:473

Sharaf al Muṣṭafa, 1:473

53 البخاری، باب استعمال فضل وَضوء الناس، طبعۃ دار السلام، الریاض، رقم الحدیث :190

Al Bukhārī, *Ṣaḥīḥ Al Bukhārī*, (Riyaḍ: Dār al Salām), Ḥadīth # 190

54 کاندھلوی، زکریا، مولانا، شمائل ترمذی مع اردو شرح خصائل نبوی، مکتبہ رحمانیہ اردو بازار لاہور، ص: 29-30

Kāndhalwī, Zakariyyā, *Shumāi'l Tirmidhī with Urdu Sharaḥ Khaṣāi'l e Nabvī,* (Lahore: Maktabah Raḥmaniyyah), p:29-30.

[55] الترمذی، سنن الترمذی، حدیث نمبر: 3644، الترمذی، مختصر الشمائل، حدیث نمبر: 15

Al Tirmidhī, *Al Sunan*, Ḥadīth # 3644, Al Tirmidhī, *Mukhtaṣar Al Shamai'l*, Ḥadīth # 15

[56] القرطبّی، المفہم لما اشکل من تلخیص کتاب مسلم، 19:59

Al Qurṭabī, *Al Mufhim Limā Ushkila Min Talkhīṣ Kitāb Muslim,* 19:59

[57] کاندھلوی، شمائل ترمذی مع اردو شرح خصائل نبوی، ص: 30

Kāndhalwī, *Shumāi'l Tirmidhī* with Urdu Sharaḥ *Khaṣāi'l e Nabvī,* p: 30

[58] الشفا بتعریف حقوق المصطفیٰ، 1:70

Al Shifā bi Ta'rīf Ḥaqūq al Muṣṭafā, 1:70

[59] ایضاً، 1:80، المتقی الہندی، کنز العمال فی سنن الأقوال والأفعال مؤسسۃ الرسالۃ، طبع خامس، 1981، رقم الحدیث: 15247

Ibid., 1:80, Al Muttaqī al Hindī, *Kanz al 'Ummāl fī Sunan al Aqwāl wal Af'āl*, (Mu'assasah al Risālah, 5th Edition, 1981), Ḥadīth # 15247

[60] الشفا بتعریف حقوق المصطفیٰ، 1:80، "قال العجلونی: اوردہ اصحاب الغرائب ولا یعلم من اخرجہ ولا اسنادہ." اسماعیل بن محمد العجلونی، کشف الخفاء ومزیل الالباس، 1:232

Al Shifā bi Ta'rīf Ḥaqūq al Muṣṭafā, 1:80, Al 'Ajlūnī, Isma'il Bin Muḥammad, *Kashf al Khifa' wa Muzīl al I'lbās,* 1:232

[61] "أم معبد وهي عَاتِكَةُ بِنْتُ خَالِدِ بْنِ مُنْقِذِ بْنِ رَبِيعَةَ بْنِ اصرم" ابن سعد، الطبقات الکبری، دار صادر، بیروت، 8:288

Ibn Sa'ad, *Al Ṭabqāt al Kubra*, (Beurit: Dār Ṣadir), 8:288

[62] الشفا بتعریف حقوق المصطفیٰ، 1:81، المعجم الکبیر للطبرانی، مکتبۃ ابن تیمیۃ، القاہرۃ، طبع ثانی، رقم الحدیث: 3605

Al Shifā bi Ta'rīf Ḥaqūq al Muṣṭafā, 1:81, al Tabrāni, *Al Mo'jam al Kabīr*, (Cairo: Maktabah Ibn-e-Taymiyyah, 2nd Edition), Ḥadīth # 3605

[63] ابن تیمیہ، الجواب الصحیح لمن بدل دین المسیح، 1:399

Ibn Tamiyah, *Al Jawāb al Ṣaḥīḥ Li man Baddal Dīn al Masīḥ,* 1:399

[64] مسلم، صحیح مسلم، حدیث نمبر: 2039

Ṣaḥīḥ Muslim, Ḥadīth # 2039

[65] مسلم، صحیح مسلم، حدیث نمبر: 1807

Ṣaḥīḥ Muslim, Ḥadīth # 1807

[66] البیہقی، دلائل النبوۃ، تحقیق: عبد المعطی قلعجی، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، طبع اول، 1988، حدیث نمبر: 2121

Al Bayhaqī, *Dalāi'l al Nubuwwah*, (Beirut: Dār al Kutub al 'Ilmiyyah, 1st Edition, 1988), Ḥadīth # 1086

[67] مسلم، صحیح مسلم، رقم الحدیث: 3012

Ṣaḥīḥ Muslim, Ḥadīth # 3012

[68] البیہقی، دلائل النبوۃ، تحقیق: عبد المعطی قلعجی، حدیث نمبر: 1086

Al Bayhaqī, *Dalāi'l al Nubuwwah*, Ḥadīth # 1086

[69] ابن حزم، جوامع السیرۃ، تحقیق: احسان عباس، دار المعارف، مصر، طبع اول، 1900، ص: 10-14

Ibn Ḥazm, *Jawāmi' al Sīrah*, (Egypt: Dār al Ma'ārif, 1st Edition, 1900), p: 10-14